رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان

جلد ۲۵	مورخہ ۲۱ رجب ۱۳۵۶ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور سردرد کی وجہ سے شدید تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی عُمومی تکالیف میں بفضلہ تعالیٰ تخفیف ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں ؛

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال لاہور سے واپس آگئے ہیں ؛

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد مقامی سکولز ۲۵- ستمبر سے کھل گئے ہیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

افاضۂ انوارِ الٰہی میں محبّتِ اہلِ بیت کا دخل

"ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا۔ کہ دل و جان اُس سے معطر ہو گیا اسی رات خواب میں دیکھا۔ کہ فرشتے آبِ زلال کی شکل پر نُور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا۔ کہ یہ وُہی برکات ہیں۔ جو تُو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا ہے۔ کہ ایک مرتبہ الہام ہُوا۔ جس کے معنے یہ تھے۔ کہ ملاء اعلےٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنے ارادۂ الٰہی احیائے دین کے لئے جوش میں ہے۔ لیکن ہنوز ملاءِ اعلےٰ پر شخصِ محیی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی۔ اس لئے وُہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثنا میں خواب میں دیکھا۔ کہ لوگ ایک محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا۔ اور اشارہ سے اس نے کہا ھٰذا رجلٌ یحب رسول اللّٰہ یعنے یہ وُہ آدمی ہے۔ جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے یہ مطلب تھا۔ کہ شرطِ اعظم اس عہدے کی محبّت رسُول ہے۔ سو وہ اس شخص میں متحقق ہے اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آلِ رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔ سو اس میں بھی یہی سِرّ ہے۔ کہ افاضۂ انوارِ الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرت احدیّت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہی طیّبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے۔ اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے" (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۳ و ۵۰۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم التبلیغ کے لئے تبلیغی اشتہارات

جماعت ہائے انصار اللہ کو یوم التبلیغ کے موقعہ پر تقسیم کرنے کے لئے دو قسم کے تبلیغی اشتہارات بھجوائے جا رہے ہیں۔

(۱) نمبر ۲۹ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا وہ بے نظیر خطبہ جو حضور نے ۲۰ اگست کو اخبار احسان کے ایک بہتان کی تردید میں دیا جس کا عنوان "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بلند ترین شان" ہے۔

(۲) نمبر ۳۱ زیر عنوان "صداقت حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زندہ ثبوت" جس میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی حقانیت ثابت کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ آپ کا وجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے۔ اور آپ کی خلافت کا انکار انسان کو ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون کے دیگر مستحق بنا دیتا ہے۔

ان ٹریکٹوں کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے مطابق بکثرت تقسیم کیا جائے۔ مقررہ تعداد سے زائد مندرجہ ذیل شرح سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ ٹریکٹ نمبر ۲۹ حجم ۲۰ صفحات فی سیکڑہ عہ فی ہزار عـــــہ ۔ ٹریکٹ نمبر ۳۱ حجم ۴ صفحات فی سیکڑہ ۶ فی ہزار ہے۔ ٹریکٹ نمبر ۲۸ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت غیر تشریعی کے اجرا کا قائل کافر ہے۔ حجم ۴ صفحات فی سیکڑہ ۶ فی ہزار ہے۔ قیمت بہرصورت ۱۵ اکتوبر تک آ جانی چاہیئے۔ مہتمم نشر و اشاعت صیغہ دعوۃ و تبلیغ

آل انڈیا نیشنل لیگ کا اہم اجلاس

تمام عہدیداران لیگ کے لئے لازمی ہے کہ ضرور شریک ہوں

احباب کو خطوط کے ذریعہ اطلاع بھیجی جا چکی ہے۔ کہ آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کا ایک اہم نمائندہ اجلاس ۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو بروز اتوار لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس تقریب پر میں نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں درخواست کی تھی۔ کہ حضور اپنے قیمتی نصائح سے ہمیں مستفید فرمائیں۔ اور حضور نے ہماری درخواست کو ازراہ کرم منظور فرما لیا ہے۔ اس لئے تمام عہدیداران لیگ اور تمام اراکین لیگ کو جو لیگ کی اغراض سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ میں دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ اس جلسہ میں ضرور شریک ہوں۔ اور مجھے اپنے ارادہ سے مطلع کریں۔ یہ نہایت قیمتی موقعہ ہے۔ اسے ہاتھ سے نہیں کھونا چاہیئے۔

اسی طرح تمام کورز لاہور آنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس بات کا انتظار نہ کریں۔ کہ قائد اعظم صاحب سے حسب ضابطہ انہیں دعوت وصول ہو۔ وقت تنگ ہے۔ اور چونکہ میں چاہتا ہوں۔ کہ مجھے جلد یہ اندازہ ہو جائے۔ کہ کتنے احباب شرکت فرما رہے ہیں۔ اس لئے میں بتاکید درخواست کرتا ہوں۔ کہ مجھے اپنے ارادہ سے جلد مطلع فرمائیں۔

بشیر احمد صدر آل انڈیا نیشنل لیگ ۱۲ ٹمپل روڈ لاہور

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۳ ستمبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

۱۱۴۴	مفتی عبد الشکور صاحب	شملہ
۱۱۴۵	بھاگ بھری صاحبہ	سرگودھا
۱۱۴۶	احمد حسین صاحب	جے پور
۱۱۴۷	مغفوران صاحبہ	"

تحریک جدید کے ماتحت ایک اور مجاہد کی چین کو روانگی

چودہری محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی تحریک جدید کے ماتحت کل مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۷ء کو جناب مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا کے ہمراہ ہانگ کانگ میں تبلیغ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ سنگاپور تک وہ جناب مولوی رحمت علی صاحب کے ہمراہ ہونگے۔ احباب جماعت ہر دو مجاہدین کے بخیر و خوبی منزل مقصود تک پہونچنے۔ اور بدرجہ احسن خدمات سلسلہ سرانجام دینے کے متعلق دعا فرمائیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

ایک مخلص احمدی کا افسوسناک انتقال

جماعت احمدیہ انچولی ضلع میرٹھ کے معزز اور واجب الاحترام بزرگ جناب مولوی محمد عبد الحمید صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس نے ۱۵ ستمبر بعمر ۷۰ سال بعارضہ پیچش داعیٔ اجل کو لبیک کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ اخلاص اور علمیت کی وجہ سے جماعت یو۔پی میں نہایت عزت اور وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ تبلیغ کا جوش اور شوق عشق کے درجہ پر تھا۔ سفر اور حضر میں موقعہ نکال کر تبلیغ احمدیت سے مزہ لیتے تھے۔ قرآن کریم احادیث اور سلسلہ کی کتب پر اچھا عبور تھا۔ دیگر ادیان کی کتب کا اتنا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ کہ مخالفین کے اعتراضات کو انہی کی کتب سے رد کر دیا کرتے تھے۔ اسلوب بیان نہایت شستہ پاکیزہ اور دلنشین ہوتا تھا۔ دشمن بھی آپ کی قابلیت اور دلائل کے مداح اور معترف تھے۔ حمیت اور غیرت اس قدر تھی۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف ذرا سی بات کا سننا بھی شاق گزرتا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے عقیدت اور محبت بدرجہ عشق تھی۔ احکام خلافت کی تعمیل خود کرتے اور سختی سے دوسروں سے کراتے۔ ایام علالت میں تجدید بیعت کا خط لکھوایا۔ اور بمشکل بستر سے اٹھ کر دستخط کئے۔ دعائیں اکثر مقبول ہوتیں سلسلہ کی ترقی کے لئے نہایت خشوع اور خضوع سے دعائیں کرتے۔ باوجود پیرانہ سالی کے تحریک ملکانہ میں ...ر رضاکارانہ تین ماہ کے لئے ضلع آگرہ میں گئے۔ چند سال ہوئے وصیت کی تھی۔ اور دارالامان میں مستقل قیام کا ارادہ تھا۔ غرض کہ مرحوم راسخ العقیدہ اور فنا فی الاحمدیت انسان تھے۔ مرحوم کے انتقال سے جماعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ رجب ۱۳۵۶ھ

476

کیا فرقہ وار منافرت کا باعث جُداگانہ طریقِ انتخاب ہے؟

"سول" کے ہندو مراسلہ نگار کی ژولیدہ بیانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار "سول" (دہم ستمبر) میں ہندو مراسلہ نگار نے پنجاب اتحاد کانفرنس کی قراردادوں پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ "گوہرافشانی" کی ہے۔ کہ وہ فرقہ وار منافرت کے انسداد کے حقیقی ذرائع سے بہت دُور ہیں۔ اور ان سے کوئی عملی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ مختلف فرقوں کے درمیان منافرت کے حقیقی بواعث مراسلہ نگار کے نزدیک فرقہ وار طریقِ انتخاب اور ملازمتوں کی فرقہ وار تقسیم ہے وبس۔ انہیں دُور کردو۔ پھر فرقہ وار تنازعات و فسادات کی تمام راہیں بند ہوجائیں گی۔ اور جھگڑے کی کوئی وجہ باقی نہ رہے گی ؛۔

قبل اس کے کہ مراسلہ نگار کے اس اچھوتے نکتے کو جرح و تعدیل کے ترازو میں رکھا جائے۔ اسے یہ جتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ سب کمیٹی کی قراردادوں کو بے فائدہ اور حقیقت سے بعید قرار دے کر اس نے اتحاد کانفرنس کے محرکین کی ہی مذمت نہیں کی۔ بلکہ اپنی قوم کے ان نمائندوں کی بھی مذمت کی ہے۔ جو سب کمیٹی کے مباحثات میں شریک رہے۔ اور جنہوں نے ان قراردادوں کی ترتیب و تشکیل میں حصہ لیا ؛۔

اس کے بعد قابلِ غور امر یہ ہے کہ آیا مراسلہ نگار کا یہ نظریہ کہ فرقہ وار منافرت کا اصل باعث جداگانہ طریقِ انتخاب اور ملازمتوں کی فرقہ وار تقسیم ہے۔ درست ہے یا غلط۔ اس کے متعلق پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ آخر فرقہ وار طریقِ انتخاب کا مقصد کیا ہے؟ یہی کہ مختلف اقوام کے لوگ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے اپنے میں سے بعض لوگوں کو منتخب کریں۔ ہندوستان کی اقلیتوں نے اس طریقِ انتخاب کو اپنے لئے کیوں پسند کیا؟ اور کیوں وہ اسے موجودہ حالات میں چھوڑنے کے لئے تیار نہیں؟ اس کا جواب بالکل صاف ہے اور شائد مراسلہ نگار کو خود بھی معلوم ہوگا۔ کہ جداگانہ انتخاب کے قیام کا باعث اکثریت کی ہی وہ مسموم ذہنیت ہے۔ جس کے ماتحت وہ کبھی بھی اقلیتوں کو ان کے جائز حقوق دینے کے لئے آمادہ نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کی ہر کوشش ہمیشہ اسی بات پر صرف ہوتی رہی ہے۔ کہ جس طرح ہو سکے۔ اقلیتوں کو دبایا جائے۔ ان کے حقوق پامال کئے جائیں۔ اور انہیں بالکل بے دست و پا بنا کر اکثریت کے رحم پر چھوڑ دیا جائے۔ ٹھوس حقائق ہمارے اس دعوے کے شاہد ہیں اور نواور پنجاب کے بعض بلدیات میں مخلوط انتخابات کے نتیجہ میں آئے دن جو افسوسناک واقعات ظہور میں آتے رہتے ہیں۔ وُہی اس امر کا کافی ثبوت ہیں۔ کہ مخلوط انتخابات اقلیتوں کے لئے کس قدر مضر اور نقصان رساں ہیں اور ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اکثریت کو ہندوستان کی آزادی کی نہیں۔ بلکہ ہندو راج کے قیام کی خواہش ہے اور وُہ اسی کے لئے کوشاں ہے

اب قطع نظر اس امر کے کہ فرقہ وار طریقِ انتخاب ہندوؤں کی ہی فرقہ پرستی کا نتیجہ ہے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس طریقِ انتخاب سے ہندوؤں اور دوسری اقوام کے تعلقات پر کیا اثر پڑتا ہے۔ ہم تو یہی دیکھتے ہیں۔ کہ اس طریق سے فرقہ وار منافرت کی ایک راہ مسدُود ہوگئی ہے۔ ہر قوم اپنی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے اپنے میں سے نمائندے منتخب کرکے بھیجتی ہے اور اس طرح اکثریت پر عدم اعتماد کے باعث اپنے حقوق کی عدم حفاظت کے متعلق جو خلش اس کے دل میں پیدا ہوسکتی تھی۔ کسی حد تک دُور ہو گئی ہے۔ اسی طرح ملازمتوں کی فرقہ وار تقسیم کے باعث بھی ایک مستقل تنازعہ کا بہت حد تک انسداد ہو جاتا ہے۔ لہٰذا سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ان امُور کو کس منطق کی رُو سے فرقہ وار منافرت کا حقیقی باعث قرار دیا جاتا ہے ؛۔

پھر سوال یہ ہے۔ کہ اگر فرقہ وار طریقِ انتخاب اور ملازمتوں کی قوم وار تقسیم کو اڑا دیا جائے۔ تو کیا تمام باہمی تنازعات اور فسادات ختم ہو جائیں گے۔ کیا اس وقت گائے کا مسئلہ وجہ فساد نہ ہوگا۔ کیا اس وقت باجہ بجانے اور جلوس نکالنے کے سوال پر سر پھٹول نہ ہوا کرے گی۔ کیا اس وقت مذاہب اور بانیانِ مذاہب پر حملے فرقہ وار تلخ کامیوں۔ اور باہمی کشمکشوں کا باعث نہ ہوں گے۔

اگر یہ تمام باتیں اس وقت بھی وجہِ تنازعہ و فساد ہوں گی۔ تو پھر بتایا جائے۔ کہ صرف فرقہ وار طریقِ انتخاب اور ملازمتوں کی تقسیم کو ہی کیوں تمام خرابیوں کا منبع۔ اور تمام فسادات کی جڑ قرار دیا جا رہا ہے۔ کیا یہ سب کچھ اس لئے نہیں کیا جا رہا ہے۔ کہ ان طریقوں سے اقلیتوں کے حقوق کی کسی حد تک حفاظت ہوجاتی ہے۔ اور وُہ اکثریت کے پنجہ اقتدار سے قدرے محفوظ رہتے ہیں ؛۔

مراسلہ نگار نے مزید کہا ہے۔ کہ مذہب کو ملک کی سیاسی زندگی میں داخل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔

اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ کیا کبھی اپنی قوم کو بھی یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ مذہبی سوال کو سیاسیات سے الگ رکھا جائے۔ کیا مذہب کو سیاسیات سے الگ رکھنے کا یہی طریق ہے۔ کہ ذبح گاؤ مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے اور اسی قسم کے دُوسرے امور کے متعلق متفقہ تصفیہ کی قراردادوں کو فضول اور بے معنی قرار دیا جائے۔ اور وُہ اس لئے کہ ان سے مسلمانوں کے جائز شہری حقوق کا کسی حد تک استحفاظ ہوجاتا ہے۔ کیا مذہب کو سیاسیات میں داخل نہ کرنے کی یہی صورت ہے؟ کہ اگر کوئی ہائی کورٹ کسی مسلمان کو ذبیحہ گاؤ پر پورے دس سال کی سزا نہیں دیتی۔ تو اس کے خلاف ایجی ٹیشن کی جائے۔ اور سول نافرمانی کی مہم جاری کر دی جائے ؛۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ فرقہ وار تلخیوں اور کشمکشوں کو مٹانے کے یہ وطیرے نہیں۔ جو آپ اور آپ کے ہمخیالوں نے اختیار کر رکھے ہیں۔ شدید فرقہ پرستی کو نیشنلزم کے دلق سالوس میں چھپا کر اپنے آپ کو نیشنلسٹ اور دوسروں کو فرقہ پرست بتانے سے حقیقت کو کب تک

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی آنکھوں پر بغض و عداوت کی پٹی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور اولیاء امت کی پیشگوئیاں۔

(۶)

اہل پیغام کی حسرتیں

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے "خلافت محمودیہ کے متعلق دو باتیں" کے عنوان سے جو مضمون لکھا اس کے آخر میں لکھتے ہیں:-

"باقی رہا میاں صاحب کا یہ کہنا کہ وہ ابتداء میں کمزور تھے۔ اور بعد میں طاقت ور بن گئے۔ یہ سب من گھڑت قصے ہیں۔ . . . . وہ کبھی بھی کمزور نہ تھے۔ ابتداء سے وہ اسباب ظاہری کے بل پر ہی کودتے رہے ہیں۔ (۱) اگر وہ حضرت مسیح موعود کے بیٹے نہ ہوتے۔ (۲) اگر یار لوگوں نے حضرت صاحب کی بعض مبہم پیشگوئیوں کو ان پر چسپاں کر کے عوام کو مغالطہ میں نہ ڈالا ہوتا۔ (۳) اگر قادیان میں ان کی سکونت نہ ہوتی۔ (۴) اگر ابتداء سے مولانا نور الدین مرحوم نے ان کی ضرورت سے زیادہ عزت کر کے ان کو سر نہ چڑھایا ہوتا۔ گو بعد میں وہ اس نتیجہ پر پہونچ گئے۔ کہ میاں صاحب "نالائق اور بے وجہ جوشیلے" ہیں۔ مگر اب وقت گزر چکا تھا (۵) اگر میاں صاحب نہایت ہوشیاری سے خلافت حاصل کرنے کے لئے انصار اللہ کی پارٹی نہ بنائی ہوتی۔ (۶) اگر آج ان کے قبضہ میں اتنی بڑی جماعت اور دولت اور جائداد نہ ہوتی۔ تو یہ ان کی پچھلی بے ضرورت تحدیاں یا دوسرے لفظوں میں شیخی بازیاں بھی نہ ہوتیں" (پیغام صلح ۲۱ جولائی ۳۷ء)

پہلی بات کا جواب

ڈاکٹر صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے متعلق لکھتے ہیں۔ "اگر وہ حضرت مسیح موعود کے بیٹے نہ ہوتے تو ان کی طرف سے بے ضرورت تحدیاں نہ ہوتیں۔ اہل پیغام کی اس حسرت کا جواب بجائے اس کے کہ میں خود دوں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی ایک تحریر ہی پیش کرتا ہوں۔ جو اسی اعتراض کے جواب پر مشتمل ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ "میں نے کبھی معلوم نہیں کیا۔ کہ میرا کیا قصور تھا۔ سوائے اس کے کہ میں مسیح موعود کا بیٹا تھا۔ کیونکہ اور بہت سے لوگ ہیں۔ جن پر یہ الزام نہیں لگائے گئے۔ اور لاکھوں احمدیوں کے سر پر یہ بوجھ نہیں رکھا گیا۔ مگر یہ قصور میرا نہیں اس کی نسبت خدا سے سوال کرو۔ اگر یہ کوئی قصور تھا۔ تو اس کا فاعل خدا ہے نہ میں۔ میں خود مسیح موعود کے ہاں پیدا نہیں ہوا۔ مجھے میرے مولا نے جہاں بھیجدیا میں آگیا۔ پس خدا کے لئے مجھے اس فعل پر دکھ نہ دو۔ اس واقعہ کی بناء پر مجھے مت ستاؤ۔ جو میرے اختیار سے باہر ہے۔ جس میں میرا کوئی دخل نہیں"

(الفضل ۱۹ر نومبر ۱۹۱۳ء)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں آپ کی پیدائش سے خدا تعالےٰ کی کئی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ چنانچہ وہ پیشگوئیاں جو آپ کے ذریعہ پوری ہوئیں حسب ذیل ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۸ - ۵۷۹ میں فرماتے ہیں:- "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ کہ مسیح موعود شادی کرے گا۔ اور صاحب اولاد ہوگا۔ اس بشارت نبوی میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مسیح موعود کو ایک ایسا لڑکا عطا کرے گا۔ **جو صالح اور اپنے باپ کا مثیل ہوگا**۔ اور اس کے احکام کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائیگا اور اللہ تعالےٰ کے مکرم بندوں میں سے ہوگا۔ اور اس میں یہ بھی راز ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انبیاء اور اولیاء کو صرف اسی صورت میں اولاد کی بشارت دیتا ہے۔ جب کہ اس نے اس کا صالح ہونا مقدر کیا ہو۔ (ترجمہ عربی عبارت)

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی تھی۔ کہ مسیح موعود کو خدا تعالےٰ ایک ایسا بیٹا عطا کرے گا جو نیک اور صالح ہوگا۔ اور وہ آپ کا مثیل ہوگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی خدا تعالےٰ نے آپ کے متعلق بشارت دی۔ جیسا کہ حضور خود فرماتے ہیں۔

"چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا۔ کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا۔ کہ اس خاندان (سادات) کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلادے"

(تریاق القلوب طبع اول صفحہ ۶۵)

حضرت نعمت اللہ صاحب ولی کی پیشگوئی

خدا تعالےٰ نے امت محمدیہ کے ایک بزرگ حضرت نعمت اللہ صاحب ولی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی آپ کے ظہور کی خبر دی تھی چنانچہ وہ اپنے اشعار میں بیان کرتے ہیں۔

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"یعنے جب اس (مسیح موعود اور مجدد دوراں) کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا۔ تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔ یعنی یوں مقدر ہے کہ خدا تعالےٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا۔ جو اس کے نمونہ پر ہوگا۔ اور اسی کے رنگ سے رنگین ہو جائے گا۔ **اور وہ اس کے بعد اس کا یادگار ہوگا**۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے۔ جو ایک لڑکے کے بارے میں کی گئی ہے"

(نشان آسمانی طبع دوم صفحہ ۱۲)

حضرت امام یحیٰ بن عقب کی پیشگوئی

حضرت امام یحیٰ بن عقب کے الہامی اشعار کو دیکھیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے حالات اور عجیب واقعات کو بطور پیشگوئی کے ذکر کیا گیا ہے لکھا ہے

ویظھر فی السماء عظیم نجم
له ذنب کمثل الریح عالی

یعنے مسیح موعود کے وقت آسمان پر ایک بہت بڑا ستارہ ظاہر ہوگا۔ جس کی دُم ہوا کی طرح بلند ہوگی۔ یہ اسی دم دار ستارے کی نسبت پیشگوئی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں رونما ہو چکا ہے۔ پھر مسیح موعود کی ایک علامت ان الفاظ میں بیان کی ہے۔ کہ

ویاتی بالبراهین اللواتی
تسلمها البریة بالکمال

کہ وہ ایسے براہین لے کر آئیگا جنہیں تمام لوگ تسلیم کریں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی صداقت کے سب سے پہلے دلائل جس کتاب میں شائع کئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کا نام براہین احمدیہ ہی ہے جسے غیر احمدی بھی نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

غرض اس نظم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ اسی ضمن میں وہ لکھتے ہیں:۔

ومحمود سیظہر بعد ھذا
ویملک الشام بلا قتال
تطیع لہ حصون الشام جمعاً
وینفق مالہ فی کل حال

یعنی اس کے بعد "محمود" ظاہر ہوگا۔ جو ملک شام کا بغیر جنگ و جدال کے (روحانی) مالک ہو جائے گا شام کے تمام (مذہبی) قلعے اس کی اطاعت کریں گے۔ اور اپنا مال ہر حال میں (خدمت اسلام کے لئے) خرچ کریں گے:۔ (شمس المعارف الکبریٰ از شیخ احمد بن علی البونی جلد سوم صفحہ ۳۳۹ - ۳۴۰)

ایک عجیب بات

اس جگہ ایک عجیب بات یاد رکھنے کے لائق بھی ہے۔ کہ حضرت امام یحیےٰ بن عقب رحمۃ اللہ علیہ اپنی نظم میں اس ظاہر ہونے والے شخص کا نام "محمود" بیان کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے ساتھ ایک اور علامت کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وقد اشیر فی بعض الاحادیث ان المسیح الموعود والدجال المعہود یظہران فی بعض البلاد المشرقیۃ یعنی فی ممالک الہند ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفائہ الیٰ ارض دمشق" (حمامۃ البشریٰ صک)

یعنی بعض احادیث میں اشارہ ہے کہ مسیح موعود اور دجال معہود مشرقی ممالک میں ظاہر ہوں گے۔ یعنی ہندوستان میں پھر مسیح موعود یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی زمین کی طرف جائے گا:۔

ان الفاظ میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صراحتاً بتا دیا کہ آپ کے بعد بھی خلفاء ہوں گے۔ وہاں اس سے یہ امر بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضرت امام یحیےٰ بن عقب نے جس شخص کے متعلق یہ لکھا ہے۔ کہ وہ شام کی طرف جائیگا۔ اسی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بتا دیا۔ کہ وہ ارض دمشق کی طرف سفر کرے گا۔ اور اس طرح یہ دونوں پیشگوئیاں آپ کے وجود کے ذریعہ پوری ہوئیں۔ کیونکہ آپ ہی وہ خلیفۃ المسیح ہیں۔ جنہوں نے ارض دمشق کا سفر کیا۔

اب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور ان کے ہم نوا غور کریں۔ کہ کیا یہ تمام باتیں حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی لکھ لی تھیں تا آپ ان کے مصداق ہو سکیں۔ یعنی کیا:۔

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیشگوئی کرانا:۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشارت کا ملنا:۔

۳۔ حضرت نعمت اللہ صاحب ولی کا ع "پسرش یادگار مے بینم" کہنا:۔

۴۔ حضرت امام یحیےٰ بن عقب کا محمود نام بتانا۔ اور (۵) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس کو اپنا خلیفہ قرار دینا۔

یہ سب باتیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اختیار میں تھیں۔ اگر نہیں (اور یقیناً نہیں) تو کیا یہ اعتراض ڈاکٹر صاحب کے بغض و عناد کو صاف ظاہر نہیں کرتا؟

دوسری بات کا جواب

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب دوسری بات یہ لکھتے ہیں۔ کہ "اگر یار لوگوں نے حضرت صاحب کی بعض مبہم پیشگوئیوں کو ان پر چسپاں کر کے عوام کو مغالطہ میں نہ ڈالا ہوتا" تو آپ کو اب تحدیاں کرنے کی ہمت نہ ہوتی۔

مگر یہ بات بھی ویسی ہی غلط ہے۔ جیسا پہلی۔ کیونکہ آپ جن پیشگوئیوں کے مصداق ہیں۔ وہ مبہم نہیں۔ بلکہ نہایت ہی اجلیٰ اور روشن ہیں۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مصلح موعود کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

الف:۔ "ہم جانتے ہیں۔ کہ ایسا لڑکا (جس کی صفات ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بیان ہوئی ہیں۔ ناقل) بموجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو۔ خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔" (اشتہار واجب الاظہار مورخہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء منقول از تبلیغ رسالت جلد اول صک)

ب:۔ اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں صاف صاف تولد فرزند موصوف کے لئے نو برس کی میعاد لکھی گئی ہے۔" (اشتہار محک اخیار و اشرار منقول از تبلیغ رسالت جلد اول ص۸۴)

ج:۔ "دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا کے وعدے کے موافق اپنی میعاد (نو برس ناقل) کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔" (سبز اشتہار حاشیہ صک)

ان ہر سہ عبادات میں پسر موعود کی پیدائش حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نو برس کے اندر قرار دی ہے۔ اور اس پسر موعود کا نام "محمود" بتلایا ہے۔ اختصار کے لئے ہم مزید باتوں کو ترک کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں نو برس کی مقررہ میعاد کے اندر کونسا لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام خدا نے "محمود" رکھا۔ اور پھر وہ کونسا لڑکا مصلح موعود ہے۔ کہ "ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا" (سبز اشتہار حاشیہ ص۲۱)

یعنی وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح خلیفہ ہوگا۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ:۔

"یہ ہے عبارت سبز اشتہار کے صفحہ سات کی۔ جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام "محمود" ہے۔ اور اب تک بفضلہٖ تعالےٰ زندہ موجود ہے۔ اور سترھویں سال میں ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۰)

اگر اہل پیغام غور کریں گے۔ تو انہیں ان تمام علامات کا مصداق سوائے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اور کوئی شخص نہیں ملے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصریحات

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے۔ کہ آپ ہی پسر موعود ہیں۔ چنانچہ:۔

الف:۔ آپ سے ایک دن حضرت پیر منظور محمد صاحب مصنف قاعدہ یسرنا القرآن نے عرض کیا۔ کہ مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہارات پڑھ کر پتہ مل گیا ہے۔ کہ پسر موعود میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی ہیں۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔

"ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں"

اور پھر جب پیر صاحب نے آپ سے ان الفاظ پر دستخط کر دینے کی درخواست کی۔ تو لکھا۔ کہ "یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں۔ نورالدین۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء"

لیکن پیر صاحب کو ہدایت فرمائی۔ کہ:۔ "ابھی یہ مضمون شائع نہ کرنا جب مخالفت ہو۔ اس وقت شائع کرنا" چنانچہ جب خلافت ثانیہ کے وقت اختلاف پیدا ہوا۔ تو حضرت پیر صاحب نے [illegible] ۱۹۱۴ء کے تشحیذ الاذہان میں اس سارے واقعہ کو درج کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اس تحریر کا عکس بھی شائع کیا۔ تا اہل پیغام میں اگر سعادت کا مادہ ہو۔ تو وہ راہ راست پر آجائیں۔ مگر انہوں نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔

پھر ۱۰ جنوری ۱۹۱۰ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں۔ کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش رک نہیں سکا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔ یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہی ہے۔"

(اخبار بدر جلد ۹ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۱۰ء صفحہ ۹ کالم ۳)

اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ ۱۹۱۰ء میں حضرت فضل عمر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی اپنی عمر کے ۲۲ ویں برس میں تھے۔ جیسا کہ اوپر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے آپ کی تاریخ پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء بتائی جا چکی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا غلط اعتراض

اب ناظرین غور کریں کہ کیا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا یہ کہنا کہ "اگر یار لوگوں نے حضرت صاحب کی بعض مبہم پیشگوئیوں کو ان پر چسپاں کر کے عوام کو مغالطہ میں نہ ڈالا ہوتا۔" درست ہے۔ یعنی (۱) کیا یہ مبہم پیشگوئیاں تھیں جو حضور پر چسپاں ہوتی رہیں (۲) اور کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ہی ان پیشگوئیوں کو آپ پر چسپاں نہیں کیا؟ اگر یہ واقعہ ہے۔ تو پھر یار لوگوں نے "عوام کو مغالطہ میں نہ ڈالا ہوتا" کا الزام ڈاکٹر صاحب کس پر عائد کرتے۔ اور یہ ناپاک حملہ کن پر استعمال کر رہے ہیں اور پھر یہ بھی غور نہیں کیا کہ یہ سب باتیں امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اختیار میں تھیں؟ اور کیا ان باتوں کو ظاہری اسباب کہنا پرلے درجہ کی حماقت نہیں؟

خاکسار۔ سید احمد علی مولوی فاضل
قادیان

چوہدری فضل حق کی انتخابی عذرداری کے متعلق الیکشن ٹریبونل کا فیصلہ

درخواست کنندہ عائد کردہ الزامات کو درست ثابت کرنے میں بری طرح ناکام رہا

(۲)

مجلس اتحاد ملت کی پنجاب کے مسلمانوں سے اپیل

اب شڈول ۳ کے اندراج ۳ پر بحث کرنا آسان ہوگا۔ یہ ایک پوسٹر ہے۔ جسکا عنوان "خدام مسجد شہید گنج کے حامیوں کو ووٹ دیجئے" ہے اس پوسٹر میں لکھا ہے:۔

"مجلس اتحاد ملت کی اپیل پنجاب کے مسلمانوں کے نام: گو مندرجہ ذیل اصحاب مجلس اتحاد ملت کے ٹکٹ پر الیکشن کے لئے کھڑے نہیں ہوئے تاہم انہوں نے تحریری وعدہ کیا ہے کہ جب اسمبلی میں شہید گنج کی جنگ لڑی جائے گی۔ وہ جوانمردی کے ساتھ مجلس اتحاد ملت کے ممبروں کی حمایت کریں گے۔ لہذا وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کی شان کو بلند کرنے اور اس کے رسول کے احکام کی پیروی کے لئے مساجد اور اوقاف کو کافروں کے قبضہ سے واگزار کرانا چاہتے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل امیدواروں کی کامیابی کے لئے کوشش کریں۔ اور اس طرح اپنی ذمہ واریوں سے سبکدوش ہونے کا ثبوت دیں"۔

اس کے نیچے پانچ مختلف نشستوں کے نام درج ہیں۔ جن میں سے ایک اس حلقہ کا امیدوار مسئول علیہ بھی ہے ظاہر ہے۔ کہ اس پوسٹر میں چونکہ چوہدری فضل حق یا اس کی پارٹی کا کوئی ذکر نہیں ہے لہٰذا اسے ناجائز عمل کے مترادف قرار نہیں دیا جا سکتا۔

سکھوں کے ایک اجلاس کی صدارت

اس کے بعد ہم شڈول ۳ کے اندراج ۴ پر بحث کرتے ہیں۔ یہ ایک پوسٹر بعنوان "ہمارے مسلم لیڈر" ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ "ہمارا مذہبی رہنما سکھوں کے ایک اجلاس کی صدارت کرتا ہے۔ چوہدری افضل حق کو سکھوں کی آغوشِ محبت میں جگہ دی جاتی ہے"

"سکھوں کی احسان شناسی دیکھو جب وہ اپنا اجلاس کرتے ہیں۔ تو وہ اپنے تمام بڑے بڑے اور چیدہ لیڈروں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور اپنے واحد خیر خواہ چوہدری افضل حق کو کرسئی صدارت پیش کرتے ہیں۔ پھر طرہ یہ کہ چوہدری افضل حق خود مسلمان ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ مگر اسی سانس میں چوہدری ظفر اللہ خاں آنریبل پر مرزائی ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ اس لئے کہ احمدی احرار کے خلاف جد وجہد کرتے رہے ہیں جس کا کرنا ہر اس راسخ العقیدہ مسلمان کا فرض ہے۔ جس کے دل میں مساجد کی عزت ہے۔ اسی دلیل کے ماتحت اب دوسری پارٹی کو اجازت ہونی چاہیئے۔ کہ وہ بانگ دہل یہ اعلان کر دے کہ چوہدری افضل حق سکھ ہے۔ اور حقیقت میں سکھوں کا لیڈر ہے۔ علاوہ ازیں اگر ہندو احرار کی جانب سے خلیفہ فضل الدین کے ان مضحکہ خیز مشوروں کو پڑھیں کہ ہندوؤں کے مندر (جو مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں) ہندوؤں کو جب واپس دے دیئے جائیں گے۔ تو کٹر سے کٹر ہندو بھی بغیر کسی خوف یا توقف کے اپنی قوم کی کرسئی صدارت چوہدری صاحب کو پیش کر دے گا"۔

"چوہدری صاحب مسلمانوں کو پس پشت ڈال رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو ہندوؤں کے لئے قربان کر رہے ہیں"۔

"یہ پھول نہیں بلکہ ایک چھپا ہوا کانٹا ہے۔ جو بلبل کے دل میں لگا ہے۔ اس بے ہودہ کام کے لئے کسی مزید تنقید کی ضرورت نہیں"۔

لفظ "چوہدری" کے متعلق حاشیہ میں لکھا گیا ہے۔ کہ یہ چوہدری افضل حق ہے۔ جس کے متعلق ڈاکٹر کچلو نے کہا ہے کہ اس نے گورنمنٹ سے کہا۔ کہ مسجد شہید گنج کے فدائیوں کو نظر بند کر کے اس نے نہایت اچھا کام کیا ہے۔

مسجد شہید گنج کا انہدام اور احرار

اس پوسٹر کے ملخص کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے یہاں یہ ذکر کر دینا شاید مناسب ہوگا۔ کہ اس کی بنیاد اس الزام پر ہے۔ جو لاہور کی مسجد شہید گنج کے انہدام کے واقعہ کے بعد احرار پارٹی پر لگایا گیا۔ اور وہ یہ تھا۔ کہ احرار نے مسلمانوں کی امداد نہیں کی۔ بلکہ اس کے برعکس اپنے رویہ سے سکھوں کو فائدہ پہونچایا۔ چنانچہ سکھوں کی احسان شناسی اور چوہدری افضل حق کے متعلق ان کا خیر خواہ بیان کرنے کا تذکرہ اسی وجہ سے ہے۔ اور اس تمسخر آمیز مشورہ کا باعث بھی یہی ہے کہ کٹر سے کٹر ہندو بھی انہیں کرسئی صدارت پیش کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اس الیکشن کے دوران میں درخواست کنندہ نے ایک پوسٹر شائع کیا تھا جس میں لکھا گیا تھا کہ مسئول علیہ مرزائی (قادیانی) ہے۔ جیسا کہ سب لوگ جانتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے احرار اور قادیان کے احمدیوں کے درمیان ایک شدید تنازعہ جاری ہے۔ جسکے دوران میں احرار پارٹی نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ احمدی سچے مسلمان نہیں ہیں پوسٹر میں چوہدری ظفر اللہ خاں کے متعلق اس ذکر کی کہ وہ مرزائی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اسکے جواب میں پوسٹر شائع کرنیوالے (ظفر اللہ خاں برادر مدعا علیہ) نے چوہدری افضل حق کو سکھ اور سکھوں کا لیڈر لکھا ظفر اللہ خاں نے وہ وجہ بیان کر دی ہے جو اس پوسٹر کے شائع کرنے کا موجب ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳ر جنوری ۱۹۳۷ء کو اس نے ایک اجلاس دیکھا جو موٹر لاریوں کے اڈہ جالندھر میں چوہدری افضل حق کی صدارت میں منعقد ہوا۔ حاضرین میں سے اکثریت سکھوں کی تھی اور کچھ ہندو بھی تھے۔ ظفر اللہ خان نے بیان کیا۔ کہ چند سکھ اور ہندو صدر کے پہلو میں کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ لیکن وہاں مسلمان کوئی نہیں تھا۔ اس نے اس واقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس پوسٹر میں ذکر کیا۔ چوہدری افضل حق نے اس کی تشریح یوں کی ہے کہ اس نے لاری ڈرائیوروں کی ایسوسی ایشن بنام "دوآبہ بس سروس موٹر یونین" کے اجلاس کی صدارت کی تھی۔ لیکن اس میں مسلمان ہندو اور سکھ سب شامل تھے۔ مدعا علیہ کے ایک گواہ خوشی رام نے جو ہوشیارپور کی ایک اور موٹر یونین کا پریذیڈنٹ ہے۔ تسلیم کیا ہے کہ اس جلسہ میں دوآبہ بس سروس موٹر یونین کے مسلمان ہندو اور سکھ ممبر موجود تھے۔ اس کا بیان ہے کہ یونین میں چار یا پانچ مسلمان تھے۔ پندرہ بیس ہندو اور ۶۰ کے قریب سکھ تھے۔

مدعا علیہ کے ایک اور گواہ بابو سنگھ پریذیڈنٹ ہوشیارپور دسوہہ بس سروس موٹر یونین نے بیان کیا ہے کہ اس الیکشن میں لاری ڈرائیوروں نے چوہدری افضل حق کی حمایت کی کیونکہ انہیں امید تھی۔ کہ اگر وہ کامیاب ہوگیا۔ تو وہ ان کی طرف سے موٹر ٹیکس میں تخفیف کے لئے ایجی ٹیشن کرے گا۔ چوہدری افضل حق کو کرسی صدارت کے پیش کئے جانے کی یہ وجہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے یہ سمجھنا ضروری ہے۔ کہ اس پوسٹر کے مندرجہ ذیل بیانات غلط ہیں۔

(۱) کہ چوہدری افضل حق کو سکھوں کے ایک اجلاس میں کرسی صدارت دی گئی۔

(۲) اسے اس لئے منتخب کیا گیا۔ کہ سکھوں کا واحد خیر خواہ ہونے کی وجہ سے اسے ان میں عزت و تکریم حاصل تھی

(۳) چوہدری افضل حق سکھ تھا اور سکھوں کا لیڈر تھا۔

ظاہر ہے کہ پہلا بیان چوہدری افضل حق کے متعلق ایک پبلک آدمی کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ نہ ایک پرائیویٹ آدمی کی حیثیت سے دوسرا بیان بھی بلاشبہ اس کے ذاتی اخلاق و کردار سے نہیں۔ بلکہ اس کے پبلک اور پولیٹیکل کردار سے تعلق رکھتا ہے۔ پوسٹر میں براہ راست مسجد شہید گنج کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ تحریر کنندہ کا مقصد معناً یہ تھا۔ کہ "چوہدری افضل حق نے اپنے اس رویہ سے جو اس نے مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں اختیار کیا۔ سکھوں کو فائدہ پہنچایا ہے اور اس وجہ سے وہ اس کے احسان مند ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں۔ ریکارڈ پر اس امر کی کافی شہادت موجود ہے کہ مسجد شہید گنج کے مسئلہ سے چوہدری افضل حق کا تعلق ہمیشہ پبلک رہا یعنی اس نے اس مسئلہ کے کسی مرحلہ پر بھی کوئی خفیہ حصہ نہیں لیا۔ بلکہ ہمیشہ اپنی پارٹی یعنی مجلس احرار کی اعلان کردہ پالیسی کے مطابق عمل کیا۔ اس پوسٹر میں اس کے متعلق جو یہ کہا گیا ہے کہ اس نے سکھوں کو فائدہ پہنچایا۔ نہ یہ کہ سکھوں سے اس کو کوئی فائدہ پہنچا۔ اس میں بھی اس امر کے ذکر کا کوئی امکان نہیں پایا جاتا کہ اس نے کوئی کام پبلک یا سیاسی طور پر نہیں کیا۔ نیز ہم یہ بھی دیکھ چکے ہیں کہ فی الحقیقت اسے صدر منتخب کیا گیا۔ کیونکہ اس کے متعلق خیال کیا گیا تھا۔ کہ اگر وہ کامیاب ہوگیا تو وہ اسمبلی میں موٹر ٹیکس میں تخفیف کے متعلق لاری ڈرائیوروں کے مطالبہ کی حمایت کریگا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ ذکر بھی اس کے پبلک اور سیاسی کردار کے متعلق ہے لہذا یہ بالکل ظاہر ہے کہ پہلے دو بیانات کورٹ پریکٹیشنرز آرڈر ۱۹۳۱ء کے شیڈول اول کے حصہ اول دفعہ نمبر ۵ میں مندرجہ تعریف کے ماتحت نہیں آتے۔ اس نظریہ کی تائید میں کوئی سند پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ ان بیانات کو جو واضح طور پر جو کسی امیدوار کے پبلک اور سیاسی کردار اور اخلاق سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان بیانات سے جو اس کے ذاتی اخلاق و کردار سے متعلق ہوں بالکل متمیز کیا جائے۔

تیسرے اس بیان کے متعلق کہ چوہدری افضل حق سکھ ہے اور سکھوں کا لیڈر ہے یہ بات خود پوسٹر سے ظاہر ہے کہ اسے لکھنے سے تحریر کنندہ کا یہ منشا تھا۔ کہ کسی کو اس بارے میں دھوکہ میں رکھا جائے کہ یہ الزامات صحیح تھے۔ پوسٹر میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ اخذ کردہ نتائج ایک ناقص دلیل پر مبنی ہیں۔ اور پوسٹر میں بھی یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ اس نتیجہ کی واحد بنا یہ تھی کہ چوہدری افضل حق نے سکھوں کے ایک اجلاس کی صدارت کی تھی۔ لہذا ہمارا خیال ہے کہ یہ بیان گو غلط ہے۔ تاہم اس سے چوہدری افضل حق کے انتخاب کے امکانات کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا گیا

چوہدری افضل حق صاحب اور ہندوؤں کے تعلقات

چوہدری افضل حق اور ہندوؤں کے تعلق کا ذکر بے معنی ہے۔ اور اس بیان سے چوہدری افضل حق کے ذاتی چال چلن کا کوئی مفہوم نہیں نکلتا۔ اگر اسے اس کے کردار پر اثر انداز ہونے والا بیان قرار دیا جائے یعنی یہ سمجھا جائے کہ ہندوؤں کے نزدیک وہ احرار پارٹی (جس کا کہ وہ لیڈر رہے) کے خیالات کی وجہ سے ممدوح تھا۔ تو ظاہر ہے کہ یہ بات اس کے پبلک اور سیاسی کردار سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا اس کے ذاتی اخلاق سے کوئی واسطہ نہیں جہاں تک حاشیہ کی تشریح کا تعلق ہے اس میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ ایک پوسٹر میں درج ہے۔ اس کے متعلق بھی یہ بالکل واضح ہے کہ اس میں بھی چوہدری افضل حق کے پبلک اور سیاسی چال چلن کا تعلق ہے کیونکہ اس میں بعض ان اشخاص کے ساتھ حکومت کے سلوک کے متعلق چوہدری افضل حق کے اظہار خیال کا ذکر ہے جو مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں ایجی ٹیشن کر رہے تھے۔

پوسٹر غلط بیانات کی اشاعت کے ناجائز عمل کا مترادف نہیں

ہمارے نزدیک ایک سیاسی پارٹی کے لیڈر کے ایک ایسے بیان کو جو ایک نہایت اہم پبلک معاملہ میں حکومت کے عمل سے تعلق رکھتا ہو ایک ایسا بیان قرار دینا جو اس نے اپنی ذاتی حیثیت میں دیا ہو۔ بالکل ناممکن ہے لہذا ہم قرار دیتے ہیں۔ کہ یہ پوسٹر غلط بیانات کی اشاعت کے ناجائز عمل کے مترادف نہیں۔ نہ کامل طور پر اور نہ جزوی طور پر

احرار کی اسلام سے غداری

اس کے بعد ہم اس پوسٹر کو لیتے ہیں جس کا ذکر شیڈول ع۳ کے اندراج نمبر ۵ میں ہے۔ اس پوسٹر کا مفہوم حسب ذیل ہے "قوم اور مذہب کی تلوار کا اعلان حق ڈاکٹر سیف الدین کچلو۔ احراری لیڈروں کے سیاسی اعمال پر سے غداری کے پردے چاک ہو چکے ہیں۔ اسلام سے غداری کرنے کی وجہ سے وہ مسجد شہید گنج کے انہدام کے باعث ہوئے۔ چوہدری افضل حق اور مسٹر مظہر علی نے گورنمنٹ سے کہا کہ اس نے مسجد شہید گنج کے فدائیوں کو قید کر کے ایک نہایت عمدہ کام سرانجام دیا ہے۔ احرار نے اپنی مطلب براری کے لئے مولانا محمد علی مرحوم کی توہین کی احرار نے برسر عام ڈاکٹر انصاری کی بے عزتی کی گلگت کا الحاق اور کپورتھلہ میں مسلمانوں کا قتل احرار کے اعمال کا نتیجہ ہیں" مولانا نصر اللہ خان نے بیان کیا ہے کہ انہیں یقین تھا کہ ڈاکٹر کچلو نے یوں کہا ہے اور کہ یہ باتیں درست ہیں۔ ڈاکٹر کچلو درخواست کنندہ کے گواہ کی حیثیت سے حاضر عدالت ہوئے اور انہوں نے انکی طرف منسوب کردہ بعض بیانات کی تردید کی ہے۔ مدعا علیہ نے یکم جنوری ۱۹۳۷ء کا "زمیندار" پیش کیا۔ جس کے صفحہ ۶ پر ڈاکٹر کچلو کی تقریر کی رپورٹ درج ہے جو انہوں نے امرتسر میں اپنی انتخابی مہم کے دوران میں کی تھی یہ باتیں درج ہیں۔ مدعا علیہ نے زمیندار کے ایڈیٹر کو بھی پیش کیا اس کا بیان ہے کہ یہ خبر اس نے تقریر کی اس رپورٹ سے مرتب کی تھی۔ جو امرتسر سے ایک رپورٹر کی طرف سے اسے موصول ہوئی۔ مدعا علیہ نے دو گواہ بھی پیش کئے ہیں۔ جن کا بیان ہے کہ ڈاکٹر کچلو نے امرتسر میں اپنی تقریروں میں یہ باتیں نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ امر کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا کہ سب سے پہلے یہ باتیں کس نے کہیں ابتدا میں ان کے کہنے والا خواہ کوئی ہو چونکہ مدعا علیہ نے اپنی انتخابی مہم میں انہیں درخواست کنندہ کے خلاف استعمال کیا لہذا یہ ذمہ داری اس پر عاید ہوتی ہے کہ ثابت کرے وہ قانون کے ماتحت نہیں آتیں۔ ہم اس سوال کو زیر بحث لانا نہیں چاہتے۔ کہ آیا۔ یہ بیانات صحیح ہیں یا غلط۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ وہ احرار پارٹی کی سیاسی سرگرمیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جہاں خاص طور پر چودہری افضل حق کا ذکر ہوا ہے وہاں ان کی ذاتی حیثیت میں ان کے کردار کا ذکر نہیں۔ بلکہ احرار پارٹی کا ایک لیڈر ہونے کی وجہ سے ان کی پبلک اور سیاسی حیثیت میں ہے قاعدہ کے بموجب یہ شرط کہ کوئی بیان اسی وقت قانون کے احاطہ کے اندر آتا ہے جبکہ وہ براہِ راست امیدوار سے اور اس کے ذاتی کردار اور اخلاق سے تعلق رکھتا ہو۔ اس ضمن میں پوری نہیں ہوتی اس لئے یہاں یہ قرار دینا ضروری ہے کہ اس پوسٹر کے بارہ میں مبینہ ناجائز عمل کا ارتکاب ثابت نہیں ہوتا۔

لاہور کی اسلامی انجمنوں کا ایک مشترکہ پوسٹر

اس کے بعد ہم شڈول ۳۱ میں ملا سے ظاہر کردہ پوسٹر کو لیتے ہیں یہ ایک لمبا پوسٹر ہے۔ جو لاہور کی بہت سی اسلامی انجمنوں کی طرف سے مشترکہ طور پر شائع کیا گیا ہے۔ اور جس میں ووٹروں سے نصر اللہ خاں کے متعلق سفارش کی گئی ہے۔ اور چودہری افضل حق کے متعلق تحقیر آمیز ریمارک کئے گئے ہیں یہاں تمام پوسٹر کا درج کرنا ضروری نہیں صرف وہ حصہ درج کرنا کافی ہوگا جس کے متعلق اعتراض کیا گیا اور وہ یہ ہے۔

"ممبران کی اکثریت جو انجمنوں کے مشترکہ اجلاس میں شریک ہوئے ہیں چودہری افضل حق کے متعلق کہا۔ کہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں ایک نہایت اہم معاملہ کے متعلق اس نے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب شہداء بے خوف ہو کر اپنی جانیں قربان کر رہے تھے اس نے اور اس کی پارٹی کے ارکان نے کھلے بندوں کہا۔ کہ وہ حرام موت مر رہے ہیں اس کے عوض وہ اپنے لئے سکھوں سے یہ کہکر ووٹ مانگ رہے ہیں کہ شہید گنج کے معاملہ میں ہم نے مسلمانوں کی مدد نہیں کی۔ بلکہ اس کی جگہ تمہاری تائید کی ہے۔ پھر کیا تم ہمارے اس معاملہ میں ہماری امداد کرد گے ہ حال ہی میں چودہری افضل حق نے ذاتی طور پر اس کا ایک ثبوت بھی ہم پہنچایا ہے۔ یہ واقعات مسجد کی واپسی کے سلسلہ میں مسلمانوں کی مساعی کے لئے نقصان رساں ثابت ہوئے اور ان لوگوں کے متعلقین کو ان سے رنج پہونچا۔ جو شہید گنج میں مارے گئے تھے"

پوسٹر کا مکمل ترجمہ اس رپورٹ کے ساتھ منسلک ہے۔ جس پر ۱۴ اشخاص کے دستخط ہیں۔

چونکہ اس کا بار ثبوت درخواست کنندہ پر تھا۔ کہ انجمنوں کا کوئی مشترکہ اجلاس منعقد نہیں ہوا۔ اس لئے اس نے چار گواہ محمد شریف۔ رحمتہ اللہ نور الدین اور منور خاں پیش کئے۔ ان کے نام پوسٹر کے آخر میں درج ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ وہ کسی ایسے اجلاس میں شریک نہیں ہوئے اور نہ انہوں نے پوسٹر پر دستخط کئے۔ مدعا علیہ کا جواب یہ ہے۔ کہ ملک عمر خاں کی تحریک پر اجلاس منعقد ہوا۔ اس کی طرف سے چار گواہ احمد علی محمد شریف۔ ارشاد احمد اور اصغر علی حن کے نام پوسٹر کے آخر میں درج ہیں۔ پیش ہوئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ وہ اجلاس میں شامل ہوئے۔ اور انہوں نے پوسٹر پر دستخط کئے تھے۔ پوسٹر کے متعلق یہ امر کچھ اہمیت نہیں رکھتا ہے۔ کہ وہ جعلی تھا یا اجلاس منعقد ہونے کے بعد صحیح طور پر جاری کیا گیا تھا۔ کیونکہ اس کی اشاعت کی ذمہ داری لینے کے باعث مدعا علیہ اس کے مندرجات کا بھی ذمہ دار ہے۔

مسجد شہید گنج کے متعلق احراری پارٹی کے خیالات

ظاہر ہے یہ بات کہ "چوہدری افضل حق نے مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا ہے" اس کے احرار پارٹی کے ایک لیڈر ہونے کی حیثیت میں کہی گئی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتدا سے احراری لیڈروں کے خیالات جن کی توثیق جون جولائی ۱۹۳۵ء میں ان کی پارٹی کی ایک کانفرنس منعقدہ لائل پور میں ہوئی تھی۔ یہ تھے۔ کہ مسجد شہید گنج جو سو سال سے زائد عرصہ سے سکھوں کے قبضہ میں چلی آتی تھی۔ اور شہید گنج گوردوارہ کی حدود میں واقع تھی۔ جو سکھوں کی تحویل میں ہے۔ اور اس کی واپسی کے لئے انجمن اسلامیہ لاہور کی ایک درخواست ۱۹۲۵ء میں سکھ گوردوارہ ٹریبونل نے مسترد کر دی تھی مسلمانوں کے کسی یک طرفہ اقدام سے واگذار نہیں کرائی جا سکتی۔ وہ مسجد کو واگذار کرانے کے لئے ان ذرائع کے حامی تھے۔ کہ اول سکھوں سے گفت و شنید کی جائے۔ اور اس کے بعد قانونی چارہ جوئی کی جائے۔ مسجد کے انہدام کے لئے پہلا اقدام ۲۸ رجون ۱۹۳۵ء کو کیا گیا۔ جبکہ صرف ایک سکھ نے گنبد کو گرانے کی کوشش کی۔ حکام نے اسے بہت جلد روک دیا۔ ہمارے سامنے یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ سکھ کے اس فعل سے مسلمان سخت مشتعل ہو گئے۔ اور ایجی ٹیشن شروع ہو گئی۔ جو قوم کے بعض رہنماؤں کے باعث جن میں احراری لیڈر بھی تھے۔ اور حکام کے اس یقین دلانے پر کہ مسجد کو اس وقت تک گرانے کی اجازت نہیں دی جائیگی جب تک کہ کاغذات کا جائزہ نہیں لے لیا جاتا دب گئی۔ ۲۸ رجون سے ۸ رجولائی تک مسلم اور سکھ لیڈروں کے درمیان گفت و شنید جاری رہی۔ جس میں احرار پارٹی کے لیڈر شامل ہوئے۔ لیکن یہ گفت و شنید بے نتیجہ ثابت ہوئی۔ کیونکہ اس کے بعد مسجد مکمل طور پر گرا دی گئی۔ اس کے بعد بعض مسلمان لیڈروں نے مسجد کی واپسی کے لئے براہ راست اقدام کی حمایت کی اسے انہیں عوام کی جو بہت مشتعل ہو چکے تھے۔ اور شریعت کے ماتحت ہر ممکن طریق سے اور بوقت ضرورت اپنی جانیں دے کر بھی مسجد کی واگذاری کو اپنا فرض یقین کرتے تھے۔ فوری تائید حاصل ہو گئی لیکن احرار لیڈر اپنی سابقہ پالیسی پر کاربند رہے۔ انہوں نے سول نافرمانی کی مخالفت کی۔ اور اس ایجی ٹیشن میں مسلمانوں سے اشتراک کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کے اس رویہ سے مسلم عوام جو گذشتہ تین چار سال سے کئی ایک تحریکوں مثلاً کشمیر ایجی ٹیشن میکلیگن انجینیرنگ کالج کی ہڑتال وغیرہ میں جن میں سول نافرمانی اختیار کی گئی تھی۔ احرار کے پیچھے چلنے کے عادی ہو چکے تھے۔ ان کے دشمن بن گئے۔ چنانچہ عامتہ المسلمین احراریوں کو اسلام کے غدار سمجھنے لگے۔ اور خیال کے ایک آسان سے تغیر کے ساتھ انہیں مسجد شہید گنج کے انہدام کا ذمہ دار قرار دینے لگے۔ نیز انہوں نے چونکہ سکھوں کے کھلم کھلا مقابلہ کے لئے مسلمانوں کی قیادت نہیں کی تھی۔ اس لئے ان کے متعلق یہ کہا جانے لگا۔ کہ مسلمانوں کی نسبت سکھ ان کے نزدیک زیادہ عزیز ہیں۔ یہ حقائق۔ منجملہ دیگر گواہوں کے مندرجہ ذیل گواہان کی شہادت سے ظاہر ہوتے ہیں۔

عبد المجید۔ مولوی مظہر علی اظہر (جنرل سیکرٹری مجلس احرار) چوہدری افضل حق درخواست کنندہ (احرار لیڈر) مسٹر عبد المجید سالک (ایک با اثر اردو اخبار "انقلاب" کے ایڈیٹر) مولوی ظفر علی خاں ممبر لیجسلیٹو اسمبلی (مرکزی) مالک اخبار "زمیندار" اور اس ایجی ٹیشن کے لیڈر جو مسجد کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہدام پر جاری ہوئی۔

چوہدری افضل حق صاحب کے پبلک اور سیاسی کاموں سے تعلق رکھنے والا بیان

متذکرۃ الصدر سطور سے ظاہر ہے کہ یہ بیان کہ چوہدری افضل حق نے مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہنچایا مسجد شہید گنج کے متعلق اپنی پارٹی کی پالیسی مرتب کرتے اور اس پر کاربند ہونے کیلئے اس کی اس شہرت سے تعلق رکھتا ہے۔ جو اسے بحیثیت پارٹی کے لیڈر رکھنے کی ہے۔ اور یہ باور کرنے کی ہمارے پاس کوئی وجہ نہیں کہ اس میں کسی ایسے ذاتی عمل کا ذکر تھا۔ جو چوہدری افضل حق نے اس معاملہ میں کیا۔ کیونکہ اس معاملہ میں طرفین کی تمام شہادت واضح طور پر یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ اس نے جو کچھ کیا کسی ذاتی حیثیت میں نہیں بلکہ ہمیشہ اپنی پارٹی کے دوسرے لیڈروں سے اشتراک عمل کرتے ہوئے کیا۔ لہذا یہ امر واضح ہے کہ یہ بیان چوہدری افضل حق کے پبلک اور سیاسی کردار سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا اس کے ذاتی کردار سے کوئی تعلق نہیں۔

احرار کا مسلمانوں کے متعلق یہ کہنا کہ وہ حرام موت مر رہے ہیں

یہی ریمارک زیادہ قوت کے ساتھ دوسرے بیان پر اطلاق پاتا ہے۔ جو یہ ہے کہ جب مسلمان شہید گنج میں مارے جا رہے تھے اس نے اور اس کی پارٹی کے ارکان نے کھلم کھلا کہا کہ "حرام موت مر رہے ہیں" یہ امر کہ اس کا یہ فعل انفرادی نہ تھا۔ بلکہ اس کا اور اس کی پارٹی کے ممبروں کا مشترک تھا۔ بغیر کسی شک و شبہ کے یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ بیان احرار پارٹی کے ایک سیاسی لیڈر ہونے کی حیثیت میں اس کے کردار سے تعلق رکھتا ہے درخواست کنندہ نے ان معنوں کی نسبت جو عام بول چال میں لئے جاتے ہیں الفاظ "حرام موت مر رہے ہیں" کے گہرے معنے کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ہم مسٹر سالک سے اتفاق کرتے ہوئے سمجھتے ہیں۔ کہ ان الفاظ کا مطلب یہ ہے۔ کہ "وہ بغیر کسی مطلب کے بلا وجہ مر رہے ہیں۔ نہ یہ جو چوہدری افضل حق بیان سمجھانا چاہتا ہے کہ "وہ ایک مذموم اور خلاف مذہب فعل کا ارتکاب کرتے ہوئے مر رہے ہیں۔ شریعت کے احکام کے متعلق چوہدری افضل حق کا خیال مبہم اور غیر معین معلوم ہوتا ہے۔ وہ یہ نہیں بتا سکا کہ مسجد کی واپسی کے متعلق شریعت کی رو سے مسلمانوں پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی تھی۔ وہ سمجھتا تھا۔ کہ مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان مذاکرات کے نتیجہ میں جو حل بھی تلاش کیا جائے گا۔ وہی شریعت کے مطابق ہوگا۔ لہذا لفظ "حرام" کے متعلق اس کی تشریح اس قدر قابل اعتماد نہیں جس قدر مسٹر سالک کی تشریح ہے۔ جو بہت سمجھدار اور پراز معلومات شخص معلوم ہوتے ہیں۔

اس فقرہ کے جو معنے ہم کرتے ہیں ان کی رو سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ احرار پارٹی کے خیالات و افکار کو جنہیں یہ یقین تھا۔ کہ براہ راست عمل (سول نافرمانی۔ مترجم) سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ ٹھیک طور پر ادا کرتا ہے بہر حال ہمیں اس سوال میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ کہ آیا یہ الفاظ واقعہ میں چوہدری افضل حق نے استعمال کئے یا نہیں۔ اس عندیہ کے اظہار سے ہمارا مقصد صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ فرض کرو چوہدری افضل حق نے وہ الفاظ استعمال کئے تو وہ انہوں نے اپنی کسی ذاتی حیثیت میں نہیں۔ بلکہ احرار پارٹی کے ایک لیڈر کی حیثیت میں اس پارٹی کے خیالات کو دل میں جگہ دیتے ہوئے استعمال کئے۔

مندرجہ صدر عبارت کا اگلا یہ بیان کہ "وہ اپنے لئے سکھوں سے ووٹ مانگ رہے ہیں"۔ اور جس کے بعد یہ لکھا ہے کہ "چوہدری افضل حق نے حال میں اس کا ذاتی ثبوت بہم پہنچایا ہے"۔ واضح طور پر چوہدری افضل حق پر مشعر ہے۔ لیکن ہمارے خیال میں یہ امر بھی اسی قدر واضح ہے کہ اس کا تعلق چوہدری افضل حق کے سیاسی کردار سے ہے۔ اس کے ذاتی کردار سے نہیں۔ عبارت کو بحیثیت مجموعی پڑھنے سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ جو کچھ کہا گیا ہے وہ صرف یہ ہے۔ کہ چوہدری افضل حق نے احرار پارٹی کے ایک امیدوار کی حیثیت سے اس پارٹی کے نام پر اور پارٹی کے ان طبعیہ کاموں پر انحصار کرتے ہوئے جو اس نے ماضی میں سکھوں کی امداد میں سرانجام دئے الیکشن میں ووٹ لینے کی غرض سے سکھوں سے اپیل کی تھی۔ اور ہمارے خیال میں یہ شبہ کرنے کی ذرہ بھر بھی گنجائش نہیں۔ کہ یہ بیان صرف ان کے ذاتی کردار کے متعلق ہے ... ان کے ذاتی کردار کے متعلق ہرگز نہیں

فیصلہ

لہذا ہم قرار دیتے ہیں کہ اس پوسٹر میں کوئی بیان ایسا نہیں جس کے متعلق یہ کہا جا سکے۔ کہ وہ چوہدری افضل حق کے ذاتی کردار یا اخلاق سے متعلق ہے۔ اور اس اشاعت سے ناجائز عمل کا الزام ثابت نہیں ہوتا

خلافت ثانیہ کی صداقت کے متعلق ایک خواب

۱۹۱۴ء میں جب خلافت ثانیہ کے قیام پر عظیم الشان اختلاف ہوا تو اس وقت میں کانپور میں تھا۔ میں نے متواتر سات آٹھ روز اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں۔ ایک رات رویا میں مجھے دکھایا گیا کہ میں لاہور میں ہوں۔ اور ایک بازار میں پھر رہا ہوں۔ چند غیر مبائع لڑکے بھی اسی بازار میں آواز بلند کہہ رہے ہیں کہ صحیفہ لیلو صحیفہ لے لو۔ میں نے ان کی آواز کو سنا۔ اور ان سے ایک صحیفہ لے لیا۔ اور اسی طرح آوازیں دینے لگ گیا۔ اور ان کے ساتھ ہو گیا۔ آخر ایک گلی میں ایک مکان کا دروازہ کھول کر ہم تمام لڑکے اس کے اندر چلے گئے۔ وہاں کیا دیکھا کہ اس مکان کے اندر ایک تالاب ہے جس کا پانی بظاہر بالکل صاف ہے۔ اور اسکی تہ کی تمام چیزیں دکھائی دے رہی ہیں۔ انہیں سے ایک لڑکے نے میرا بازو پکڑ کر مجھے اس تالاب میں دھکیل دیا۔ جب میں اس میں گرا تو معلوم ہوا کہ تمام شہر کی گندی نالیاں اس میں گر رہی ہیں۔ اور تالاب میں اسقدر عفونت ہے کہ دم نکلتا ہے۔ میں نے اس تالاب میں سے نکلنے کی از حد کوشش کی۔ مگر باوجود کوشش کے نہ نکل سکا۔ آخر کنارے پر مجھے ایک منڈیر دکھائی دی۔ جس کے سہارے میں باہر نکلا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دیوار قریباً ۱۵ فٹ اونچی کھڑی ہے جو مجھکو باہر نہیں جانے دیتی۔ میں بصد مشکل اس دیوار پر چڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اور دیوار اسی قدر اونچی کھڑی ہے۔ اور میرے راستہ میں حائل ہے بصد مشکل میں اس دیوار پر بھی چڑھا۔ تو سامنے ایک دروازہ دکھائی دیا اور ارادہ کہ باہر ہو جاؤں تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ اس دیوار کی بائیں جانب ایک کوٹھڑی ہے اور اس کے اندر خلیفہ رجب دین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب بیٹھے ہیں ہم کو دیکھکر خواجہ کمال دین صاحب نے ایک کتاب میری طرف پھینکی۔ اور کہا یہ لو مرزا کی کتاب پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس گندے پیغامی تالاب کی طرف مت جاؤ جس میں گر رہے تھے چنانچہ میں نے اسی وقت حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بیعت کا خط لکھ دیا۔ خاکسار معراج الدین ریٹائرڈ چیف سینیٹری انسپکٹر [illegible]

ریشمی بوسکی
دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں مضبوط اگر اس میں ایک تار بھی سوت کا ثابت کردیں۔ تو سو روپیہ انعام عرض ۲۷ انچ قیمت ۹ گز ۱۳/ محصول ۸ر ۲۵ گز آٹھ روپے ۵۰ گز ۱۵ روپے محصول معاف ناپسند ہو تو واپس کردیں ملنے کا پتہ منیجر پنجاب اینڈ کشمیر سٹور ۲۵ لدھیانہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کولمبو میں کامیاب تبلیغی جلسے

۲۲ اگست۔ دو لیکچر دئے گئے۔ ایک ... گرادور اور ... کی تھیا قوم کے ایک جلسہ میں۔ یہ لوگ ہزاروں کی تعداد میں سیلون میں مقیم ہیں۔ ۲۲ تاریخ کو ان کے ایک گرو کی سالگرہ تھی۔ جس کو ان لوگوں نے اعلیٰ پیمانہ پر بڑی شان سے منایا۔ اس موقعہ پر انہوں نے ایک جلسہ بھی منعقد کیا۔ جس میں ہزاروں لوگ شامل ہوئے۔ اس کا صدر حکومت سیلون کا وزیر تعلیم تھا۔ اور کولمبو کے میئر بھی جلسہ میں موجود تھے۔ مختلف آدمیوں نے انگریزی اور ملیالم میں لیکچر دئے آخری لیکچر میرا تھا۔ میں نے اپنے لیکچر میں ان کے گورو کے پیغام کی تشریح کی۔ ان کا پیغام یہ تھا کہ بنی نوع انسان کے لئے ایک خدا ایک ذات اور ایک مذہب ہو۔ ان میں سے ہر امر کی تشریح کر کے میں نے بتایا کہ یہ صدائے اسلام کی بازگشت ہے اور یہی تعلیم دنیا میں اتحاد واخوت قائم کر سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے عاجز کا لیکچر دیگر تمام لیکچروں سے زیادہ پسند کیا گیا۔

دوسرا لیکچر عصر کی نماز کے بعد راؤ ترکمپنی کے ہال میں "ترقی اسلام کا ذریعہ" کے عنوان پر ہوا۔ لیکچر کے بعد دو غیر احمدیوں نے مختلف سوالات کئے۔ جن کے جوابات دئے جاتے رہے۔

۲۳ اگست۔ یہاں کے ایک مسلم وکیل سے احمدیت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ مختلف مسائل مثلاً وفات مسیح۔ نبوۃ اور مسیح موعود کو ماننے کی ضرورت کے متعلق ان کے سوالات کے جواب دیتا رہا۔ پھر رات کو بعد نماز مغرب قرآن مجید کا درس اور عشا کے بعد احمدیہ مسائل کا درس دیا۔ ۲۵ اگست کو دن بھر تحریر میں مشغول رہا۔ سکالی کٹ کے بعض دوستوں کے اشتہارات کے ازالہ کے لئے بعض صفحات کا ایک خط سکالی کٹ میں اور بعض دوسرے دوستوں کو اور مقامات میں لکھ کر بھیجے گئے۔

۲۷ کو جمعہ تھا۔ خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اطاعت اور خلافت کو ایک آسمانی نعمت یقین کرنے کے متعلق نیز تبلیغ کے ذریعہ اغیار کو سلسلہ میں داخل کرنے اور اپنے بچوں کو احمدیت کی تعلیم دے کر پختہ احمدی بنانے کی کوشش کرنے کے دونوں طریقوں سے جماعت کو ترقی دینے کے متعلق نصیحت کی گئی۔ بعد نماز جمعہ عصر تک دوستوں کے بعض سوالوں کا جواب دیتا رہا۔ مغرب کی نماز کے بعد انصار اللہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں مختلف اصحاب نے تقریریں کیں۔ آخر میں عاجز نے ان کو لیکچروں کے متعلق مختلف ہدایات دیں یہ اجلاس رات کے ۱۰ بجے تک جاری رہا

۲۹ اگست کو پرائس پارک میں ایمان باللہ کے متعلق لیکچر ہوا۔ اس کا اعلان بھی مطبوعہ اشتہار کے ذریعہ کیا گیا تھا۔ یہ لیکچر انصار اللہ کے زیر اہتمام ہوا تھا۔ آخر احباب سے درخواست ہے کہ ...

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ملک عبد العظیم صاحب کی معرفت "ف۔ ق" کا جو اشتہار ملک صاحب موصوف نے شائع کروایا ہے۔ وہ اصلیت پر مبنی نہیں ہے۔ جو مضمون میری طرف اس اشتہار میں منسوب کیا گیا ہے وہ بھی غلط ہے۔

خاکسار:۔ فضل قادر

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے۔ عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں اگر آپ کو ماہواری بے قاعدہ آتے ہیں رک رک کر آتے ہیں یا کم آتے ہیں درد سے آتے ہیں۔ سفید رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ کمر درد سر درد رہتا ہے قبض رہتی ہے کام کاج کرنے سے دل دھڑکتا ہے یا سانس پھول جاتا ہے پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے تو آپ یقین رکھیے کہ میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت مکمل خوراک یکماہ ... محصول ... ملنے کا پتہ:۔ انچارج نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

حدیث اور فقہ کی مستند کتابیں اردو میں

(۱) بخاری شریف کامل مکررات کو حذف کر کے بخاری شریف کی تمام احادیث کا مکمل سلیس عام فہم اردو میں ترجمہ اچھی لکھائی۔ چھپائی۔ ضخامت تقریباً پانچسو صفحے قیمت ... مجلد پارچہ ... چرمی پشتہ ... محصول ... الگ

(۲) مسلم شریف کامل مسلم شریف کی تمام احادیث کا سلیس۔ عام فہم اردو میں ترجمہ اچھی لکھائی چھپائی۔ ضخامت ۸۰۰ صفحے قیمت ... مجلد پارچہ ... مجلد چرمی پشتہ ... محصول ۱۲

(۳) مشکوٰۃ شریف کامل حضرت علامہ شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب عمری کی مستند اور مقبول مشکوٰۃ المصابیح کا اردو میں مکمل ترجمہ۔ اچھی لکھائی۔ چھپائی۔ ضخامت ایک ہزار صفحات سے زائد۔ قیمت تین روپے مجلد پارچہ ... مجلد چرمی پشتہ ... محصول ۱۲

(۴) انتخاب صحاح ستہ صحاح ستہ کی ان ساڑھے سات سو احادیث کا ترجمہ مع عربی متن کے جو متفق علیہ ہیں اور جن کی ہر مسلمان کو روزمرہ ضرورت رہتی ہے۔ اچھی لکھائی چھپائی ضخامت ۳۰۰ صفحہ قیمت ۱۲ مجلد پارچہ ... مجلد چرمی پشتہ ... محصول ۵

(۵) اسلامی تعلیم حضرت امام اعظم رح کی تمام وکمال فقہ اردو میں اگر آپ پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو اسلامی تعلیم پڑھیے۔ جو حدیث اور فقہ کے ایک لاکھ اوراق کا نچوڑ ہے جس کو پانچسو علمار ہند پرکھ چکے ہیں۔ اہل سنت والجماعت کے وہ تمام مسائل اسی کتاب میں ہیں۔ جن کی پیدائش سے لے کر وفات تک ایک مسلمان کو ضرورت رہتی ہے۔ اعلےٰ درجہ کا ولائتی فیروزی چکنا کاغذ ضخامت ... صفحے قیمت تین روپے مجلد پارچہ تین روپے چار آنہ مجلد پشتہ اعلےٰ ... محصول ۹

جو کتاب منگانی ہو اس کی قیمت مع محصول بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایئے۔ وی پی طلب کرنے میں ہر کا نقصان ہے کئی خریدار مل کر اپنی حسب پسند منگائیں تو محصول میں بڑی بچت ہو۔

ملنے کا پتہ:۔ سید حسن انیس جنرل منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۶۸۷۵ منکہ رقیہ بیگم زوجہ منشی عطاء اللہ صاحب قوم شیخ انصاری پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالبرکات ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد صرف میرا حق مہر ہے جو مبلغ ۔/۱۰۰ روپیہ اور تاحال بذمہ خاوند قابل ادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ لیکن اگر میری وفات کیوقت میری کوئی اور جائیداد بھی پیدا ہو۔ یا ثابت ہو۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور صدر انجمن احمدیہ قادیان اسکی بھی مالک ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ بقلم عبدالرحمٰن انور سیکرٹری وصایا محلہ دارالبرکات العبد:۔ رقیہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد عبداللہ بوتالوی ریٹائرڈ ہیڈ منشی محکمہ نہر محلہ دارالبرکات بقلم خود گواہ شد:۔ عطاء اللہ احمدی کاتب محلہ دارالبرکات قادیان خاوند موصیہ بقلم خود

نمبر ۶۰۳۰ منکہ محمد عبداللہ ولد مولوی محمد صاحب قوم شیخ پیشہ حرفت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن لدھیانہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف ماہوار آمد پر گزارہ ہے۔ جو آٹھ روپے ماہوار تک بصورت ذری باقی ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور میری وفات کے بعد اگر کوئی جائیداد ہو تو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر اس میں میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردں۔ تو وہ رقم مجرا دی جائے۔ العبد:۔ محمد عبداللہ پسر مولوی محمد صاحب بقلم خود محلہ ناصر آباد قادیان۔ گواہ شد:۔ عطاء الرحمٰن پریذیڈنٹ محلہ ناصر آباد قادیان۔ گواہ شد سراج دین بقلم خود محلہ ناصر آباد قادیان۔

حب اٹھرا جسٹرڈ (دوائی اٹھرا)

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہوکر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تے تشنج۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ وتباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کیلئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۲ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ ۱ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔ المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

سوزاک کی دوا چھ سال کے بعد ملی

لوگوں کا خیال تھا۔ کہ سوزاک لاعلاج بیماری ہے خود ہمیں بھی کچھ یہی گمان تھا ہمیں بھی ہندوستان اور یورپ وغیرہ کے متعدد ڈاکٹروں سے بے شمار نسخے میسر آئے اور انہوں نے ان نسخوں کی کافی تعریف بھی کی۔ مگر جب ان کا تجربہ کیا تو تسلی بخش ثابت نہ ہوئے۔ گو اکثر مریضوں کو آرام پہنچا۔ مگر ہمیں یہ کہنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ کہ فلاں دوا سوزاک کا کافی علاج ہے۔ درحقیقت علاج تو وہ مکمل کہا جاسکتا ہے جو کم سے کم ۸۰ فیصدی مریضوں کو تندرست کردے۔ اگر اس سے کم تعداد ہے۔ تو پھر دعوے کی دوا نہیں کہی جاسکتی۔ تاہم گزشتہ چھ سال سے ہماری یہ کوشش جاری تھی۔ کہ بدقسمت ہندوستان سے اس خطرناک بیماری کو دور کرنے کیلئے کوئی کامل دوا ایسی مل جائے۔ جسے غریب ہندوستانی بھی استعمال کرسکیں۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ ہمیں اس کوشش میں اب آکر کامیابی ہوئی۔ اور ایک ایسا مکمل مرکب تیار ہوا جس کا تجربہ کرنے کے بعد ہمیں اطمینان ہوگیا۔ اس دوا کا نام کلوزول ہے اور سوزاک کیلئے بہت ہی موثر ثابت ہوئی ہے۔ ایک تیس سالہ مریض کو بھی گیارہ روز میں تندرستی ملگئی۔ تجربہ کرنے کے دوران میں ہی اس دوا نے کئی سو مریضوں کو تندرست کرکے ایک ریکارڈ قائم کردیا۔ اب ہمیں اس دوا پر پورا بھروسہ ہے۔ اور علی الاعلان سوزاک کے مریضوں کو ہدایت کرتے ہیں۔ کہ وہ تمام علاج چھوڑ کر کلوزول کی صرف ایک شیشی استعمال کریں۔ آٹھ دس روز میں وہ خود دیکھ لیں گے کہ جس بیماری پر سینکڑوں روپے برباد کیئے برسوں تکلیف اٹھائی۔ اسے کلوزول کی ایک شیشی نے دور کر دیا۔ پس جو لوگ سوزاک کے مریض ہیں۔ وہ بے دھڑک بغیر کسی خدشہ کے یہ دوا طلب کرلیں۔ ہر قسم کے نئے اور پرانے سوزاک کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت ایک شیشی کلوزول دو روپے ۹ آنے (۲/۹) اور محصولڈاک سات آنے (۷) آج ہی ایک خط لکھ کر

جنرل منیجر زنانہ دواخانہ پوسٹ بکس ۳۴ دہلی کے پتہ سے منگائیے

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کرچکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھاسکتے ہیں اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کرسکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کردے گی۔ اسکے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنیسے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنادیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بلکہ مثل پندرہ سالہ جوان کے بنگئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کرکے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے (عما) لنٹ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

واشنگٹن ۲۵ ستمبر۔ شنگھائی کا ایک بحری تار مظہر ہے کہ ایک ذمہ دار جاپانی افسر نے اعلان کیا۔ کہ جاپان کی طرف سے غیر ملکی جہازوں اور باشندوں کو نانکن چھوڑ دینے کے متعلق جو انتباہ کیا گیا ہے۔ وہ زمانہ جنگ میں بدستور جاری رہے گا۔ نمائندہ مذکور نے کہا۔ کہ نانکن پر متواتر حملے کئے جائینگے

کلکتہ ۲۵ ستمبر۔ سر ناظم الدین وزیر امور داخلہ نے بنگال اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ۳۳-۱۹۳۲ء میں ضلع چٹاگام کے ہندو بھدر لوگوں سے مجموعی طور پر ۴۷ ہزار روپیہ جرمانہ وصول کیا گیا تھا۔ اس جرمانہ کا بہت بڑا حصہ پہاڑ تلی کے مصیبت زدوں پر خرچ کیا گیا تھا۔

استنبول ۲۶ ستمبر۔ وزیر خارجہ امریکہ نے اپنے سفیر متعین استنبول کی معرفت توفیق رشدی آراس وزیر خارجہ ترکیہ کے نام ایک مکتوب ارسال کیا ہے۔ جس میں مشرقی میثاق کی تکمیل پر اظہار مسرت کیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ معاہدہ امن عالم کے لئے ایک زبردست بشارت ہے۔

لاہور ۲۵ ستمبر۔ آج دیانند آیورویدک کالج کی ہڑتال کے حالات ایک خاص مرحلہ پر پہنچ گئے۔ ہڑتال کا دسواں روز ہے۔ ہڑتالی طلبا کی پکٹنگ بھی بدستور جاری ہے۔ کل شام مینجنگ کمیٹی کی اہم میٹنگ ہوئی۔ جس میں متعدد ریزولیوشن پاس ہوئے۔

کانپور ۲۵ ستمبر۔ مقامی سٹی کانگرس کمیٹی کے صدر نے آج ٹیلی فون پر پنڈت جواہر لال نہرو سے کانپور کے مزدوروں کی ہڑتال کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ جس میں پنڈت جواہر لال نے ہڑتالیوں کو زجر و توبیخ کی۔ اور کہا کہ وہ آئے دن چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہڑتال نہ کر دیا کریں۔ ایک مقامی اخبار میں پنڈت جواہر لال نہرو نے اس موضوع پر ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ لوگوں کو یہ خیال نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ کانگرسی گورنمنٹ مزدوروں کے لئے کوئی مفید کام کر سکتی ہے۔ کیونکہ آئین جدید کے تابع ان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ اگر گورنمنٹ کو زیادہ مجبور کیا گیا۔ اور زیادہ دباؤ ڈالا گیا۔ تو عین ممکن ہے کہ اس وقت تک انہوں نے جو کچھ حاصل کیا ہے۔ اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں

پٹنہ ۲۵ ستمبر۔ مسٹر عبدالمجید ایم ایل اے کی صدارت میں مسلم طلبا کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعے اس امر کا اظہار کیا گیا۔ کہ بندے ماترم کا گیت مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرتا ہے۔ اور چونکہ یہ گیت بت پرستانہ اور مشرکانہ گیت ہے۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے۔ تعلیمی اداروں اور مجالس میں اس کے گائے جانے کو ممنوع قرار دے۔ ایک ریزولیوشن کے ذریعے حکومت بہار کو مذموم قرار دیا گیا جس نے مسلم ایڈووکیٹ جنرل کو برطرف کر دیا ہے۔

میڈرڈ ۲۵ ستمبر۔ میڈرڈ پر قبضہ کرنے کے لئے باغی فوجوں سے تعاون کرنے کے متعلق فسطائیوں کی ایک سنسنی خیز سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک سو ساٹھ گرفتاریاں کی جا چکی ہیں۔ گرفتار شدگان میں چلی اور ارجنٹائن کے سفارت خانوں کے بہت سے کلرک فوج کے افسر اور کچھ عورتیں شامل ہیں۔ سازشیوں کا ارادہ تھا کہ ۵ ہزار آدمی حکومت کی فوجوں پر حملہ کریں۔ اور ۲۵۰۰ آدمیوں کا ایک دستہ شہر کی پبلک عمارتوں پر قبضہ کر لے

لکھنؤ ۲۵ ستمبر۔ یوپی لیجسلیٹو اسمبلی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ وہ تمام وردیاں جو گورنمنٹ سرکاری ملازموں کو مہیا کرتی ہے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے۔ ہاتھ سے کاتے ہوئے اور ہاتھ سے بنے ہوئے کھدر کی تیار کی جائیں۔ اور گورنمنٹ جتنی اشیاء خریدے وہ تمام سودیشی ہوں۔ سوائے ان کے کہ جو ہندوستان میں نہ مل سکیں

ہانکو ۲۶ ستمبر۔ یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ جاپان کے ہانکو پر فضائی حملے کے نتیجہ میں ۲۰۰ سے زائد اشخاص ہلاک اور ۵۰۰ زخمی ہوئے۔ ہانکو کے علاوہ ہنیانگ اور ووچنگ کو بھی نقصان پہنچا۔ رائٹر کے نمائندہ کی اطلاع ہے کہ اس نے بازار کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر ۱۲ مجروح اشخاص کو دیکھا جنہیں اٹھا کر لے جایا جا رہا تھا۔ ان میں بعض درد و کرب سے چیخ رہے تھے۔ بعض بالکل مردہ ہو چکے تھے۔

بیت المقدس ۲۶ ستمبر۔ تاریکی میں دو نامعلوم حملہ آوروں نے دو عرب معززین کو ہلاک کر دیا۔ ان میں سے ایک شمالی فلسطین کا ایک بہت متمول عیسائی زمیندار تھا جس کو ناصرہ کے قریب اس کی جائے رہائش میں ہلاک کیا گیا۔ دوسرا شیخ محمد ابراہیم نامی ایک عرب تھا۔

امرتسر ۲۵ ستمبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے ۹ پائی نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۹ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۲ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے۔ چاندی دیسی ۵۱ روپے ۱۰ آنے ہے

ٹوکیو ۲۵ ستمبر۔ ایک جاپانی اخبار نے اعلان کیا ہے کہ منگولیا اور چین کی سرحد پر اس وقت تک ایک لاکھ ۳۰ ہزار روسی سپاہی جمع ہیں۔ جو حکومت روس کے اشارہ کے منتظر ہیں۔ کہ وہ کب چین کی امداد کا اعلان کرتی ہے۔

میونخ ۲۵ ستمبر۔ آج مسولینی ہر ہٹلر سے ملاقات کے لئے میونخ پہنچا۔ ہر ہٹلر۔ بیرن فان نیوریتھ اور دوسرے افسران سٹیشن پر موجود تھے جب ہر دو ڈکٹیٹروں نے آپس میں تبادلہ سلام کیا۔ تو نعروں سے فضا لبریز ہو گئی۔

کلکتہ ۲۵ ستمبر۔ آج کلکتہ میں ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن
ایک روپیہ = ۱ شلنگ ۶ ۳/۳۲ پنس پیرس
۱۰۰ روپیہ = ۱۰۶۰ فرانک۔ نیو یارک
۱۰۰ ڈالر = ۲۶۸ ۱/۴ روپے ہانگ کانگ
۱۰۰ ڈالر = ۸۳ ۵/۸ روپے شنگھائی
۱۰۰ ڈالر = ۸۰ ۱/۲ روپے سنگاپور
۱۰۰ ڈالر = ۱۵۶ روپے۔ جاپان
۱۰۰ ین = ۷۷ ۱/۲ روپے جاوا
۱۰۰ روپے = ۶۷ گلڈر برلن ۱۰۰ روپے
= ۹۱ مارک۔

قاہرہ ۲۵ ستمبر۔ امام یمن نے اپنے ولیعہد سیف الاسلام کی معرفت جو اس وقت لنڈن میں مقیم ہیں۔ ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں فلسطینی کمیشن کی سفارشات کو عربوں کے لئے سخت مضر بتایا گیا ہے۔ اور ملک معظم سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی حکومت کو تنبیہہ کر دیں۔ کہ وہ عالم اسلام کی مخالفت مول نہ لے۔

ایبٹ آباد ۲۵ ستمبر۔ سرحدی اسمبلی میں وزیر تعلیم خان عطاء اللہ خان نے مالیہ کے سلسلہ میں ۳ لاکھ ۴۰ ہزار روپیہ کے مطالبہ زر کی تحریک پیش کی جو منظور ہو گئی۔ حزب مخالف کی طرف سے پیش کردہ تخفیف کردہ تحریکیں یا واپس لے لی گئیں یا مسترد ہو گئیں۔ حزب مخالف کے ارکان نے کانگرسی حکومت کو یاد دلا دیا۔ کہ اس نے مالیہ میں ۵۰ فی صدی تخفیف کا عہد کیا ہوا ہے۔ اور خیال ظاہر کیا۔ کہ ایک لاکھ روپیہ کی مجوزہ معافی بالکل ناکافی ہے

انگورہ ۲۵ ستمبر۔ استنبول کے سرکاری میگزین سے ۱۱ بم چوری ہو گئے ہیں۔ جن کے متعلق سرکاری تحقیقات جاری ہے۔ ان رجسٹروں کی پڑتال کی جا رہی ہے۔ جن میں بموں کی تعداد اور نوعیت وغیرہ لکھی جاتی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی